پیش لفظ

رب ذوالجلال کی تسبیح وحمد بجالاتے ہوئے اس کا شکرادا کرتا ہوں کہ جس کی بے پناہ رحمتوں اور نعمتوں کا شمار نہیں۔ اس ذاتِ پاک نے مجھے ان خوش نصیبوں کی صف میں شامل کیا جن پر علم کے در وا کیے اور علم کی راہ میں آسانیاں عطا فرمائیں۔

اردو ادب کی تمام اصناف کی اپنی مٹھاس اور چاشنی ہے۔مگر شاعری کلاسیکی دور ہی سے مقبول صنف رہی ہے۔ اگر چہ ابتدأ میں غزلیہ شاعری کا رجحان زیادہ رہا مگر بیسویں صدی کے اوائل میں اردو نظم کا رجحان بڑھا یہی وجہ ہے کہ اقبال جیسے عالی مرتبہ شاعر نے اپنے کلام کے ذریعے اردو نظم کو اعزاز بخشا۔جدید اردو نظم میں اختر الایمان شاعری کا ایک معتبر حوالہ ہیں۔اگر چہ ان کے ہاں ہیت کی سطح پر زیادہ تجربات نہیں ملتے مگر جس طرح انہوں نے صنعتی دور میں انسانی رویوں، بچپن سے جڑی یادوں اور زندگی کے حوالے سے مباحث کی عکاسی کی ہے وہ نہ صرف قابلِ تحسین ہے بلکہ نئے شعرا کے لیے قابل تقلید بھی ہے۔اختر الایمان کی انفرادی سوچ کے حوالوں کے پیش نظر میں نے ایم فل کے مقالے کے لیے ''اختر الایمان کی طویل نظموں کا تجزیاتی مطالعہ'' کے عنوان سے موضوع کا انتخاب کیا ہے۔

اس مقالے کو اختر الایمان کی نصف صدی پہ محیط شعری خدمات کے پیشِ نظر چار ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔پہلا باب اختر الایمان کے سوانحی حالات، زندگی کے گوناگوں اتار چڑھاؤ، ادبی زندگی کے آغاز اور من جملہ خدمات کا احاطہ کرتا ہے۔مقالے کے اس حصے میں اگر کوئی تشنگی رہ گئی ہو تو اس کی وجہ محض یہ ہے کہ اختر الایمان کے گھر والوں اور دوستوں تک آسان رسائی نہ ہونے کی وجہ سے ان کا سوانحی خاکہ ان کی شخصیت پر چھپنے والے رسائل اور تنقیدی و تحقیقی مضامین کی مدد سے مرتب کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں اختر الایمان کی صاحبزادی ''محترمہ اسما حسین صاحبہ'' کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے برقی رابطے کے ذریعے میری رہنمائی اور مدد کی۔

دوسرا باب ''اختر الایمان کی طویل نظموں کا موضوعاتی مطالعہ'' پر مشتمل ہے۔جس میں اختر الایمان کی نظموں میں موجود سیاسی اور سماجی شعور کے علاوہ، ان کی شاعری پر جنگوں کے اثرات، صنعتی دور میں فرد کی تنہائی، جدیدیت اور فنی اور فکری لحاظ سے علامت اور ہیت کے حوالے سے تجربات کا احاطہ کیا گیا ہے جس سے ان کی غزل سے دوری اور نظم دوستی کا ثبوت ملتا ہے۔

تیسرا باب ''اختر الایمان کی منتخب طویل نظموں کا تجزیاتی مطالعہ'' ہے۔اس حصے میں مختلف نظموں کو شامل کیا گیا ہے

ایسی نظموں کا انتخاب اختر الایمان کے داخلی اور خارجی پہلوؤں کو سامنے لاتا ہے۔اس باب میں ایک ایسی نظمیں بھی شامل ہیں جو اس قدر طویل نظم نہیں ہے مگر ان میں اختر الایمان کے داخلی تجربات کے نقوش موجود ہیں اس لیے انہیں داخلِ مطالعہ کیا گیا ہے۔

چوتھے باب میں اختر الایمان کی شاعری کا مجموعی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔سب سے آخر میں کتابیات حروفِ تہجی اور حوالہ جات کے مروّجہ اصولوں کی روشنی میں درج کی گئی ہیں۔کتابیات میں دیئے گئے تمام ماخذات دیئے گئے ہیں۔جن میں سے کچھ بنیادی ماخذ ہیں اور کچھ ثانوی۔کتابوں، رسالوں، غیر مطبوعہ مقالہ جات اور انٹرنیٹ ویب سائٹس الگ الگ ترتیب دیئے گئے ہیں۔

میرے لیے یہ اعزاز کی بات ہے کہ پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی صاحب میرے نگران مقرر ہوئے۔ان کا ادبی فہم، علم دوستی اور تحقیقی صلاحتیں میرے الفاظ کی سند کی ہرگز محتاج نہیں، بلاشبہ وہ ان اساتذہ میں سے ہیں جو نہ صرف صاحبِ علم ہیں بلکہ علم کو منتقل کرنے کا فن بھی بخوبی جانتے ہیں اور سرانجام دیتے ہیں۔میں ان کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے موضوع کی تلاش سے کتابوں تک رسائی اور مقالے کی تکمیل تک ہر جگہ میری رہنمائی کی۔

میں صدرِ شعبۂ (اردو) پرفیسر ڈاکٹر محمد ہارون قادر صاحب کا بھی مشکور ہوں۔جنہوں نے میرے لیے آسانیاں فراہم کیں اور میرا اس مقالے کی تکمیل کے لیے مسلسل حوصلہ بڑھاتے رہے۔ایم فل کورس کے دوران میرے محترم اساتذہِ کرام ڈاکٹر تبسم کاشمیری، ڈاکٹر سعادت سعید، ڈاکٹر محمد سعید، ڈاکٹر شائستہ حمید خان، ڈاکٹر نسیمہ رحمان اور ڈاکٹر صائمہ ارم نے میری علمی کوتاہیوں کو ہمیشہ اپنے منصب کے مطابق دور کرنے کی کوشش کی۔میں ان کی صحت اور درازیِ عمر کے لیے دعا گو ہوں۔

میں اپنے تمام دوستوں بالخصوص اسرار احمد، محسن نواز، اشفاق احمد اور محمد صابر کا شکر گزار ہوں جن کی محبتوں اور مشوروں نے میرے کام کو آسان بنایا۔

میانوالی میں رہ کر مقالے کی بروقت تکمیل شاید ممکن نہ تھی میری شریکِ حیات نے گھریلو ذمہ داریوں کا بوجھ اپنے سر لے کر میرا لاہور میں قیام ممکن بنایا تاکہ میں اپنا مقالہ بخیر وخوبی مکمل کرسکوں۔اس کے لیے میں ان کا شکر گزار ہوں۔بہن، بھائیوں نے ہمیشہ میری اخلاقی مدد کی، میں ان کے بے پناہ خلوص کے لیے گزار ہوں۔اس مقالے کی تحریر کے دوران مجھے ایک ذہنی صدمے سے بھی دوچار ہونا پڑا۔وہ میری لختِ جگر ''خدیجہ'' کا انتقال ہے۔میں دعا گو ہوں کہ مالکِ کل جہاں میری اس ننھی کلی کو اپنی جناب میں خوش وخرم رکھے۔آمین